© rasailojaraid.com

غزل

جناب نسیم شاہجہانپوری

اُن کی ہر ایک بات مجھے معتبر لگے
یارب نہ اِس یقیں پہ کسی کی نظر لگے

ہر سمت خشک سبزۂ دیوار و در لگے
اب مجھکو ایک دشت خود اپنا ہی گھر لگے

تارا لگے، چراغ لگے ہے، گہر لگے
آنسو مژہ پہ آکے بہ شکلِ دِگر لگے

ہر سانس ایک رشتۂ نامعتبر لگے
مجھکو چراغِ زیست، چراغِ سحر لگے

آگاہیٔ فریبِ مسلسل کے باوجود
کوئی بھی رہگذر ہو تری رہگذر لگے

روزِ حساب! تیرے تصور کے میں نثار
صدیوں کا فاصلہ بھی بہت مختصر لگے

اے زندگی بتا کہ ترا کیا خیال ہے
تو بھی مجھے اجل کی طرح معتبر لگے

آ۔ اے غمِ حبیب! مرا تو ہی ساتھ دے
تنہا رہِ حیات بڑی پُر خطر لگے

شاید پھر اُن کے گیسو و رُخ کی چھڑی ہے بات
ٹھہری ہوئی سی گردشِ شام و سحر لگے

یہ کس مقام پر مجھے لائی ہے زندگی
جینے سے ڈر لگے ہے نہ مرنے سے ڈر لگے

سب سے یہ پوچھتا ہوں کہ منزل ہے کتنی دور
مجھکو ہر اک شریکِ سفر راہبر لگے

اس دورِ کشمکش میں کسے فرصتِ حیات
انسان کا وجود فریبِ نظر لگے

اُن کا ہر ایک وعدۂ شام و سحر نسیم
نامعتبر بھی ہو کے مجھے معتبر لگے

© rasailojaraid.com